رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت دو تین دن سے ناساز تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آرام ہے ۞

رمضان المبارک بفضلہ تعالیٰ بخیریت گذرا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ثمرات سے سب کو متمتع کرے۔ اور اس کے برکات ہماری ترقیات کا باعث ہوں ۞

آمد مہمانان مولوی میر محمد سعید صاحب حیدر آباد دکن سے قدرت اللہ صاحب سرہند سے۔ محمد شفیع صاحب سب اوورسیر کیتھام سے۔ بابو فضل احمد صاحب راولپنڈی۔ ڈاکٹر فتح الدین بھرتپور سے۔ میاں کرم بخش صاحب متعلم جالندھر سے۔ ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر لاہور سے ۞

احباب پوری اہتمام سے صدقۃ الفطر عید فنڈ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف ارسال فرمادیں ۞

اخبار احمدیہ

شاہجہانپور سے سید مختار احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ یہاں اور بریلی میں تبلیغی کوششوں کا کچھ نہ کچھ نتیجہ ظاہر ہو رہا ہے۔ اگرچہ رفتار سست ہے۔ لوگوں کے اعتراضات کا جواب بفضل اللہ حتی الوسع دیتا رہتا ہوں۔ ابھی بہت سے اعتراضات ایک اور دوست کے میرے پاس پہنچے ہیں۔ جن کے جوابات کیلئے عید کا دن مقرر ہوا ہے ۞

کپورتھلہ سے عبدالسمیع صاحب لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کپورتھلہ نے گورنمنٹ برطانیہ کے لئے ظفر و نصرت کی دعا کی سوتی بت میں گورنمنٹ کی کامیابی کے لئے جلسہ ہوا اس میں منشی نور الٰہی صاحب احمدی نے تقریر کی اور بتایا کہ اس پُر امن گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں اپنے مذہب کی اشاعت میں کسی قسم کی روک نہیں ہے۔ اور ہر قسم کے آرام میسر ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کے لئے دعا کریں ۞

انبالہ سے شیخ محمد یوسف صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ انبالہ نے گورنمنٹ انگریزی کی فتحیابی کے لئے جلسہ میں دعا کی ہے ۞

سرہند سے منشی قدرت اللہ صاحب کی معرفت دو آدمیوں نے وصیت کی ہے۔ احباب دوسرے دوستوں کو بھی اس مبارک عمل میں شامل ہونے کی تحریک کریں ۞

پشاور سے گل محمد صاحب سٹوڈنٹ علی گڈھ کالج لکھتے ہیں کہ قاضی محمد یوسف صاحب کا وجود پشاور میں نہایت بابرکت اور مفید ہے۔ ان کی وجہ سے سلسلہ میں بفضلہ ترقی ہو رہی ہے۔ آپ یہاں درس قرآن کریم بھی دیتے ہیں

کیمل پور سے محمد ایوب خان صاحب رسالدار دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ احباب انکے لئے دعا فرمادیں

بنگہ سے میاں رحمت اللہ صاحب باغانوالے لکھتے ہیں یہاں ہیضہ کی شکایت شروع ہے احمدی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہاں کے سب افراد کو اس بلا سے محفوظ رکھے ۞

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

صلوٰۃ العید کے متعلق چند ضروری مسائل

۱۔ صدقہ فطر ہر مسلمان پر ضروری ہے خواہ ذکر (مسلم ہو یا غیر مسلم) خواہ غیر ذکر۔ بچہ ہو یا بڑا۔ مرد ہو یا عورت ۔

۲۔ صدقۃ الفطر صلوٰۃ العید سے پہلے دینا چاہیئے ۔

۳۔ نصف صاع گندم۔ وزنی سوا سیر تخمیناً قیمتی ۲ ؍ جو پورا صاع ۔

صلوٰۃ العید دو رکعت ہوتی ہے پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں۔ قرأۃ تکبیروں کے بعد پڑھنی چاہیئے۔ دونوں رکعتوں میں سورہ ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر عید الفطر میں صبح کے وقت صلوٰۃ العید سے پہلے کھانا کھا کر جانا چاہیئے۔ کھجوریں کھانا سنت ہے۔ صلوٰۃ العید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ عید کے دن عیدگاہ کو راستہ تبدیل کر کے جانا چاہیئے۔ یعنی جس راستے جائیں اسی راستہ سے نہ آئیں۔ عیدگاہ کو پیدل جانا چاہیئے ۔

عید کے دن کپڑے اچھے پہنے۔ خوشبو وغیرہ لگائے ۔ عیدگاہ کو جاتے ہوئے راستہ میں تکبیریں پڑھتا جائے ۔ ارتفاع شمس سے لیکر زوال تک عید کا وقت ہے امام خطبہ میں صدقہ کے احکام بتلائے۔ اور لوگوں کو وعظ کرے ایک ہی خطبہ ہے۔ بعد میں دعا امر مسنون نہیں ۔

عید کے دن عورتیں بھی عید کی نماز پڑھنے کے لئے برعایت پردہ جائیں۔ خطبہ صلوٰۃ عید کے بعد ہوتا ہے عیدین میں اقامۃ اور اذان نہیں کہی جاتی ۔

صدقۃ الفطر کے متعلق یہ عرض ہے کہ احباب صدقۃ الفطر قادیان بھیجنے کی کوشش کریں۔ دانے دینا نبی کریم ؐ کی سنت ہے۔ اور جو احباب دانے نہ بھجوا سکیں وہ ان کی قیمت فی کس ۲ ؍ لگا کر قادیان میں محاسب صاحب کے نام ارسال کر دیں ۔

جنگ یورپ

جنگ کی سالگرہ پر گرجا گھر سینٹ پال میں دعا

لنڈن ۴۔ اگست۔ غبار آلود مطلع میں جبکہ کبھی کبھی روشنی کی جھلک پڑ جاتی تھی۔ شہنشاہ اور ملکہ معظمہ اور ملکہ الگزینڈرا جنگ کی سالگرہ کی تقریب پر دعا کرنے کے لئے سینٹ پال کے گرجے میں تشریف لے گئے اس رسم کی سادگی نے نظارہ کو اور بھی موثر بنا دیا تھا۔ بکنگھم محل سے سینٹ پال کے گرجے تک خلقت کے ہجوم نے حضور ملک معظم کو جو خاکی وردی پہنے ہوئے ایک کھلی لینڈو گاڑی میں تشریف لے جا رہے تھے۔ چیئرز دئے مجروح سپاہیوں اور ملاحوں نے بھی نماز میں شرکت اختیار کی۔ آرک بشپ آف کنٹربری نے گرجے میں قائم مقامی کی۔ اس وقت ایک شاندار مجمع موجود تھا سب سے پہلے دو عمر کی بہاڑی [illegible] روح افزا راگ سے کارروائی شروع ہوئی اس کے بعد اپنی سلطنت اور اتحادیوں کے [illegible] اور سپاہیوں کے لئے دعا کی گئی۔ اخیر میں عام شکریہ ادا کیا ۔

لنڈن ۴۔ اگست۔ سینٹ پال کے گرجے میں لوگوں کا اجتماع قائم مقامانہ حیثیت رکھتا تھا۔ کیونکہ شاہی خاندان کے کئی ممبران مسٹر ایسکوئتھ۔ لارڈ کچنر۔ مسٹر چیمبرلین اور وزارت کے دیگر کئی ممبران ہوس آف لارڈز اور ہوس آف کامنز کے قائم مقامان۔ کئی سفیر سر رابرٹ بورڈون اور ہائی کمشنران جمع تھے۔ لیکن اس جلسہ میں ایک دردناک نظارہ بھی تھا یعنے مجروحین بھی شامل تھے۔ جنمیں سے کئی آدمیوں کی ٹانگ یا بازو ندارد تھا اور لکڑیاں لے کر چل رہے تھے

لنڈن ۳۔ اگست۔ پیرس پریزیڈنٹ پوانکارے نے آج بلجیین فرنٹ کا ملاحظہ کیا۔ اور شاہ بلجیئم کے سینہ پر جنگی کراس کا تمغہ خود اپنے ہاتھ سے لگایا اور کہا کہ بلجیئم کا کاز ناقابل انفصال طور پر فرانس کے کاز کے ساتھ وابستہ ہے ۔

لنڈن ۵۔ اگست۔ اخبار ایکو بیلجے اعلان کرتا ہے کہ قیصر نے بیرن وان لینگ کو واپس بلانے کا فیصلہ کیا ہے اس خبر کو تمام بلجیئم میں خوش آمدید کیا جاتا ہے ۔

لنڈن ۔۴۔ اگست۔ اخبار ٹائمز رقمطراز ہے کہ ماٹیلین میں قسطنطنیہ سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ انور پاشا نے ایک دعوت دی تھی جسمیں تمام وزراء مدعو کئے گئے تھے۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ جرمنی کے خلاف کئی اہم فیصلے کئے گئے۔ کیونکہ کوئی جرمن مدعو نہیں کیا گیا تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انور پاشا کا جنرل لیمن وان سانڈرس سے جھگڑا ہو گیا ہے۔ اور انور پاشا کچھ عرصے سے اس جنرل کو واپس بلانے کا مطالبہ کر رہا تھا نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمن سفیر بیرن وان وینگنیہم کی روانگی اسی جھگڑے کے باعث ہوئی ہے ۔

لنڈن ۳۔ اگست۔ برطانیہ کلاں اور امریکہ کے درمیان برٹش ناکہ بندی کے متعلق خط و کتابت ہوئی ہے۔ وہ آج رات شائع کی گئی ہے۔ آخری صورت یہ ہے کہ امریکہ برٹش پرائز کورٹ کو میونسپل قانون کے مطابق جائز تسلیم نہیں کرتا۔ اور جہاز نیچس کے معاملہ میں بھی امریکہ اس امر پر مُصر ہے کہ امریکن مالکان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ غیر جانبدار جہازوں میں اپنے مال لا سکیں خواہ وہ دراصل جرمنی سے ہی آیا ہو ۔

لنڈن ۴۔ اگست نیویارک۔ امریکہ میں برٹش نوٹ کے لب و لہجہ کو خوش آمدید کہا گیا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس سے ظاہر ہے کہ ان کا دعویٰ کیسا مبنی بر انصاف ہے۔ برٹش گورنمنٹ کا عمل اس تھیوری پر ہے کہ امریکن لوگ ایسے ہی ذہین و فہیم ہیں جیسے کہ اہل برطانیہ اور غیر جانبداروں کے مفاد کا پورا پورا لحاظ رکھ کر ناکہ بندی جاری رکھنا چاہتے ہیں ۔

ضروری اطلاع

عید قریب ہے احباب ترسیل زر عید فنڈ و فطرانہ کی طرف خاص طور پر توجہ فرماویں تاکہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ گذشتہ سالوں کی طرح اس خاص اعانت سے فائدہ اٹھائے۔ روپیہ کی آجکل بہت سخت ضرورت ہے۔ اس لئے احباب پوری کوشش سے عید کے موقعہ پر فطرانہ اور عید فنڈ کا روپیہ جمع کرنے کی سعی فرماویں ۔ شیر علی عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الفضل

قادیان دار الامان - ۱۰ - اگست ۱۹۱۵ء

رمضان المبارک سے سبق

رمضان کا مہینہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے متقی لوگوں پر انوار قدسیہ کی بارش کرتے اور روحانی ذوق اور جوش سے ابرار کے سینوں کو بھر دیتے ہیں نیز یہ مہینہ استجابت دعا کا سب سے اعلےٰ موقع اور قرب الٰہی حاصل کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اس لئے جس کسی کو نصیب ہو اسے خدا تعالیٰ کا بے شمار شکر کرنا چاہیئے۔ اس سال بھی یہ مبارک مہینہ بہت سے خوش قسمت اور بانصیب لوگوں کے لئے اپنے ساتھ بڑے بڑے افضال لایا ہے۔ اس لئے اپنے وابستگان دامن کو ضرور الٰہی انعام واکرام سے مالا مال کرے گا۔ اور زاہداں شب زندہ دار کے علاوہ ان لوگوں کو بھی خالق کون و مکان کے حضور اندھیرے منہ کھڑے ہو کر حال زار کو پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو گی۔ جن کے اوقات عزیز غفلت اور سستی کی وجہ سے رائگان جاتے تھے۔ مبارک ہے وہ انسان جو اس مبارک مہینہ کے فیوض سے بہرہ اندوز ہو۔ اور بے نصیب ہے وہ انسان جس پر یہ مہینہ آئے۔ اور وہ اپنی سستی کے باعث اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھائے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جس قدر انسان کے لئے نیکی کمانے کے موقع مہیا کرتا ہے ان سے فائدہ اٹھانے والے اگر بارگاہ ایزدی میں اعلےٰ مدارج پر پہنچ جاتے ہیں تو ان مواقع سے فیض حاصل نہ کرنے والے اسفل السافلین میں گر جاتے ہیں اور اپنے گناہوں اور بدیوں کی ایک اور تہ چڑھا لیتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک انسان کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی نیکی کا موقع اور کوئی خیر کمانے کا طریقہ اس کے ہاتھ سے رائگان نہ جانے پائے

رمضان کا مہینہ جس طرح اور بہت سی حکمتوں کا باعث ہے اسی طرح اس میں ایک بہت بڑی حکمت وہ بھی ہے جسے ہر ایک انسان خواہ عالم ہو یا جاہل خواہ عقلمند ہو یا کم عقل جانتا ہے کہ انسان کو اپنی بھوک اور پیاس سے خدا تعالیٰ کی اس مخلوق کی حالت زار پر توجہ ہو۔ جسے اگر رات کھانے کو ملتا ہے تو صبح نہیں۔ اور اگر صبح ملتا ہے تو رات نہیں تا اس طرح اس کے دل میں غریب نوازی اور مفلس پروری کی تحریک پیدا ہو۔ ہمدردی اور ایثار کی تحریک جوش کھائے دوسری حکمت یہ ہے کہ جو انسان خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنی جان اور نفس کو باوجود کھانے اور پینے کی چیزوں کے موجود ہونے کے الگ رکھ سکتا ہے اور بھوک پیاس کی تکلیف برداشت کر لیتا ہے وہ ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کے خوش کرنے کے لئے مال و اموال کو راہ للہ میں خرچ کرنے سے بھی دریغ نہ کرے۔ کیونکہ مال و دولت تو جان اور آرام کے صدقہ میں ملتے ہیں جبکہ جان کو ہی خدا کے لئے تکلیف برداشت کرنے کا عادی بنایا جاتا ہے تو مال کو خدا کے لئے کیوں نہ خرچ کیا جائیگا پس یہی وجہ ہے جو خاصان خدا کے دست جود و سخا کو اس مبارک مہینہ میں دراز کر دیتی ہے۔ اور وہ پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ چڑھ کر راہ مولیٰ میں اپنے اموال کو صرف کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سخاوت اور بخشش کے دریا تھے۔ ہمیشہ ہی مخلوق خدا کو اپنے مبارک ہاتھوں سے مالا مال کرتے رہتے تھے۔ لیکن اس مہینہ میں خاص طور پر آپ کا چشمہ سخاوت جوش مارتا اور دور دراز تک سیراب کرتا چلا جاتا تھا۔ مقیمان زنداں رہا کئے جاتے۔ ہر سائل کے سوال کو پورا کرنا ضروری سمجھا جاتا۔ اور بے شمار حاجت مند اپنی امیدوں اور تمناؤں کو حاصل کر کے شاداں و فرحاں واپس لوٹتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق صحابہ کرام بھی سخاوت میں خاص جوش دکھاتے تھے۔ اور بدنی ریاضتوں سے اگر یہ ظاہر کرتے تھے کہ ہماری جان۔ ہمارا آرام ہماری آسائش سب کچھ خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ اور ہم اس کے حکم پر سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں تو مالی قربانیوں سے اس بات کا ثبوت دیتے تھے کہ جب ہم نے اپنی جان کو خدا کے راستہ میں ڈال دینے سے دریغ نہیں کیا تو مال کیا چیز ہوتی ہے جسے خدا کے راستہ میں نہ خرچ کریں۔ پس یہ وہ سبق تھا جو صحابہ کرام روزہ سے سیکھتے تھے۔ اور اسی سبق نے انہیں دین و دنیا میں کامیاب اور بامراد کر دیا۔ اور یہی سبق اسلام کے ہر ایک سچے متبع کے روحانی درس میں داخل رہا۔ لیکن جو شخص یہ سبق نہیں سیکھتا وہ قابل افسوس ہے کیونکہ اس کا دن بھر بھوکا پیاسا رہنا اور مال کو دبائے رکھنا ثابت کرتا ہے کہ اسے اپنی جان کو تکلیف میں ڈالنا تو گوارا ہے لیکن مال کو دنیاوی حرص و آز کی وجہ سے خرچ کرنا مشکل ہے ایسے انسان کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں ہے کہ اسے بھوکا پیاسا رکھے بلکہ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ انسان اس کے راستہ میں ہر ایک قربانی خواہ بدنی ہو یا مالی کرنے کے لئے ہر وقت کمربستہ اور تیار رہے

جماعت احمدیہ جسکو خدا تعالیٰ نے اپنے ایک عظیم الشان برگزیدہ کے ذریعہ قائم کیا ہے ایک ایسی جماعت ہے۔ جسے اصل اسلام پر قائم ہونے کا فخر حاصل ہے اس لئے ہر ایک احمدی کو چاہیئے کہ اس مبارک مہینہ کی جو اغراض خدا تعالیٰ نے رکھی ہیں۔ ان کو حتی الوسع پورا کرنے اور جو برکتیں اس کے ذریعہ حاصل ہوتی ہیں انکے حاصل کرنے کا کوئی موقعہ نہ جانے دے۔ اور بدنی ریاضتوں کے ساتھ ہی مالی طور پر بھی اس اخلاص اور محبت کا ثبوت دے جو اس نے ماہ رمضان سے سیکھی ہے یعنی خدا کے راستہ میں خرچ کرنے کے عادی ہاتھوں کو اس مہینہ میں زیادہ تیزی سے چلائے ہمیں جماعت احمدیہ کے باخبر اور دقیقہ رس اصحاب کو یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ ان کے اموال خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ایسے کاموں میں صرف ہو رہے ہیں۔ جن کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں مل سکتی۔ اسی لئے دیگر لوگ اگر لاکھوں اور کروڑوں روپے بھی خرچ کر دیں تو اس ثواب اور اجر کے مستحق نہیں ہو سکتے جو ایک مخلص احمدی کو اپنے چند پیسے خدا کے راستہ میں خرچ کرنے سے مل سکتا ہے کیونکہ احمدی کا مال خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسان کی ہدایات اور جاری کردہ کاموں پر صرف ہوتا ہے لیکن اور کسی کا مال اسکی اپنی تجویز کردہ ضرورت اور حکمت پر خرچ ہو گا۔ پس کیا احمدیوں کے لئے یہ کوئی کم شکرگذاری کا موقعہ ہے۔ کہ انہیں پیسے خرچ کر کے وہ ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے جو دوسروں کو روپے اور اشرفیاں خرچ کر کے بھی نہیں ہو سکتا۔ پھر کس قدر افسوس ہو۔ اس احمدی پر جو ایسے غنیمت

موقع کو یونہی جانے دے۔ اور مالی رنگ میں قربانی کرکے کوئی فائدہ نہ اٹھائے۔ دوسرے لوگوں کو مال خرچ کرنے میں یہ بھی ایک بڑی بھاری دقت پیش آتی ہے کہ انہیں ایسے خرچ کرنے والے نہیں ملتے۔ جن کے ہاتھ میں وہ اپنا مال دیکر مطمئن ہو جائیں کہ جس غرض کے لئے ہم نے مال دیا ہے وہیں خرچ ہو گا۔ اور اس قسم کی روکیں ان کے راستہ میں اسی لئے حائل ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی منشاء اور ارادہ کے ماتحت اپنے اموال کو خرچ نہیں کر رہے لیکن احمدی جماعت کے آگے سے تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک قسم کی روکیں دور کر کے اسبات کا کھلا کھلا ثبوت دیدیا ہے کہ ان کے اموال خدا تعالیٰ کے خوش کرنے کا موجب ہو رہے ہیں۔ اسی لئے تو ان کو اپنے اموال کے صرف کرنے کے ایسے ذرائع اور موقع نصیب ہو رہے ہیں جو اور کسی کو نہیں ہیں۔ پس ہر ایک احمدی کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق ضرور اس مہینہ میں اپنے اموال کا کچھ حصہ خاص طور پر علیحدہ کر کے خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کے لئے اپنے آقا کے مقرر کردہ مرکز (قادیان) میں بھیجدے تاکہ ماہ رمضان کے فیوض سے جہاں اُسے بدنی اور روحانی برکات حاصل ہوں وہاں مالی برکات کا بھی وہ وارث بن جائے۔ اور خدا تعالیٰ کے اس انعام کا جو اس نے رمضان کی صورت میں آسے دیا ہے۔ عملی طور پر شکر گذار کہلائے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک انسان کو اس کی توفیق دے ؛

الاخبار و الآراء

حاجیوں کے متعلق گورنمنٹ برطانیہ کا وعدہ

اسلامی حلقہ میں یہ خبر نہایت خوشی اور اطمنان سے سُنی جائیگی کہ گورنمنٹ برطانیہ نے حجاج کی نگہداشت کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے چنانچہ دیوان عام میں سرجان ریس کو جواب دیتے ہوئے مسٹر ایسکوئتھ نے بیان کیا کہ گورنمنٹ کا یہ وعدہ کہ جب تک حجاج سے سختی کے ساتھ تعرض نہ کیا جائیگا اس وقت تک بندرگاہ جدہ یا عرب و عراق کے مقدس مقامات کے خلاف کوئی معاندانہ کارروائی نہ کی جائیگی یہ اعلان افریقہ عرب ایران اور ہندوستان میں مشتہر کر دیا گیا ہے۔ اور اس وعدہ کا ہندوستان میں خیر مقدم کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کی اس دور اندیشی پر مسلم رعایا کو ممنون ہونا چاہیئے ؛

قابل توجہ محکمہ تعلیم

مروجہ اُردو تواریخ ہند میں گذشتہ حکمرانوں اور مشہور مقاموں وغیرہ کی تصویریں دی ہوئی ہیں اور خاص کر مغلیہ خاندان کے فرمانرواؤں کی تصویریں معہ انکی بیگمات کے شایع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے ہم اس سوال کو الگ رکھتے ہوئے کہ ان تصویروں سے طلباء کو کہاں تک اپنی تعلیم میں مدد مل سکتی ہے محکمہ تعلیم کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ جس زمانہ کے مرد و عورت کی یہ تصویریں ہیں اس میں فوٹو گرافی نہیں تھی۔ اور نہ ہی کوئی اور ایسا قابل وثوق ذریعہ تھا۔ جس کے باعث کہا جا سکے کہ یہ اصلی تصویریں ہیں۔ پھر جب اسبات پر نظر کی جاتی ہے کہ تمام اقوام سے بڑھکر اہل اسلام پردہ کے موید تھے اور ہیں اور مغلیہ خاندان بڑی سختی سے اسپر عملدرآمد کرتا تھا تو ان تصویروں کی اصلیت اور بھی معرض خطر میں پڑجاتی ہے۔ ان وجوہات کے ہوتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ تصویریں بجائے مفید ہونے کے مضر ثابت ہونگی۔ اور انکی وجہ سے صحیح معلومات کی جگہ غلط اور فرضی قیاسات جاگزین ہو جائینگے۔ لیکن نہ ہم اگر تصاویر تاریخ کا کوئی خاص جزو خیال کی جاتی ہیں تو ہندو اور سکھ رانیاں اس سے کیوں مستثنےٰ رکھی گئی ہیں۔ اور انکی تصویریں کیوں درج نہیں کی گئیں۔ مسلمان چونکہ مذہباً اور رواجاً پردہ کے مؤید ہیں۔ اور شریف خاندان اس پر عملدرآمد کرنا ضروری اور قابل فخر سمجھتے ہیں اس لئے ان کے بچوں کا مسلمان شہزادیوں کو بغیر پردہ کے دیکھنا پردہ اسلامی کے جذبہ کو کم کرنیوالا ثابت ہو سکتا ہے یا یہ نظارہ ان کے لئے ناپسندیدگی کا موجب ہو کر نقصان رساں ہو سکتا ہے اس لئے اس کے دفعیہ کے لئے محکمہ تعلیم کو ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ امید ہے کہ مہتمان کتب درسیہ اس اسلامی شعار کو مد نظر رکھ کر اس کی تلافی فرمائینگے ؛

حیرت انگیز مصارف جنگ

موجودہ جنگ کچھ اس قسم کی واقعہ ہوئی ہے کہ اپنے ہر ایک پہلو سے زمانہ ماضی کی خطرناک سے خطرناک جنگوں کو بھی مات کر رہی ہے اگر وسعت رقبہ کے لحاظ سے ہزارہا میلوں کو گھیرے ہوئے ہے تو خطرناک سے خطرناک سامان جنگ کے استعمال میں لانے کا باعث بن رہی ہے اور اگر آج تک کی تمام لڑائیوں اور خونریزیوں سے بڑھکر بنی نوع انسان کو مشغول پیکار کئے ہوئے ہے تو اخراجات جنگ کا بھی کچھ حساب نہیں۔ خرچ اندازاً جو کچھ سمجھا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے پیرس کے ایک مقتدر اخبار میں مسٹر ایڈمنڈ تھری مشہور ماہر اقتصادیات نے فوجی اور جنگی اغراض کے لئے مصارف کے تخمینہ کے متعلق ایک دلچسپ مضمون شایع کرایا ہے۔ انکی ذاتی رائے کے مطابق اب تک اتحادی سلطنتیں چھ ارب پونڈ یا [illegible] تیس ارب روپیہ خرچ کر چکی ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں آسٹریا اور جرمنی [illegible] تیس ارب بیس کروڑ روپیہ خرچ کیا ہے یعنی ۱۴ کروڑ ۲۰ لاکھ یومیہ اور تقریباً ساٹھ لاکھ فی گھنٹہ خرچ کی اوسط نکلتی ہے ؛

یہ مسٹر موصوف کی اپنی رائے ہے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کے یہ معلومات کہاں تک قوی دلائل پر مبنی ہیں لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اس وقت تک لڑائی پر زر کثیر صرف ہو چکا ہے اور کیا عجب ہو کہ ۶۰ لاکھ فی گھنٹہ کی اوسط سے بھی کچھ زیادہ ہو۔ اور اگر نقصانات جنگ کو بھی شامل کر لیا جائے تو نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچ جائے اس کے ساتھ ہی جسقدر جانوں کا نقصان ہو چکا ہے وہ بھی کوئی کم تعجب خیز نہیں۔ غرض یہ لڑائی اپنی نوعیت میں بالکل نرالی ہے۔ اور غفلت آلود نگاہوں کیلئے تازیانہ عبرت! کاش کوئی تھوڑی دیر کے لئے ہی غور کرے کہ دنیا کی کیا حالت ہو رہی ہے اور کیوں؟ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا پر نظر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ سلطنت برطانیہ کو جسمانی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ سلسلہ کو روحانی فتح نصیب کرے تا دنیا پر جلد سے جلد امن و امان قائم ہو ؛

علمائے بغاوت کو خطاب

(از جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری)

بیا بشنو علمائے بغاوت
کہ حضرت عیسیٰ موعود احمد
خدایش خود نبی اللہ گفتہ
نبی خواندش محمد در حدیثے
نبی باشد بہ منہاجِ نبوت
نبی باشد بہ مثل نوحؑ و آدمؑ
نبی چون حضرتِ یعقوبؑ و موسیٰؑ است
نبی او مثل جملہ انبیا شد
نبی شد او بہ اوصاف حمیدہ
مگر با اینکہ او کامل نبی بود
بہ ہر دو کاملِ خیر الوریٰ بود
نبی را بر نبی باشد فضیلت
کتاب اللہ بصدق ماست ناطق
بود ثابت ز فضلنا فضیلت
نبوت چیست اظہار علی الغیب
ہر آنکو زین صفت موصوف گشتہ
بتائیدش زمین و آسمانے
بدعوائے نبوت چون محمدؐ
بود در دعوی خود کامیابے
بود در جسم پاکش روح جاذب
بود قبل از نبوت در خلائق
گر این در مدعی معلوم گردد
باین تعریفِ حق احمد نبی بود
برو گو ہر زہ گوئے بد زبان را
کہ اے بیرار تعصب مرد بے بر
اگر نقصے بود اندر کمالش
خدا در وحی خواندش بدر کامل
گہے نامی تو اندھا آن جری را
چرا آخر چنین بے راہ گشتی
خداوندا نگر این ناقصان را
بگوش ہوش بشنو اے سراقی

بحق احمدؐ و امر نبوت
مسیح و کرشن بود او ہم محمد
چو الہامش جری اللہ گفتہ
نباشد منکرِ این جز خبیثے
درخشد بر سرش تاجِ نبوت
نبی باشد چو ابراہیمِ اعظم
نبی چون حضرت داؤد یحییٰ است
نبی چون حضرت خیر الوریٰ شد
نبود او صاحبِ شرعِ جدیدہ
بہ رو ظلی بود ظلی امتی بود
وجود او بہ مردم حق نما بود
نباشد فرق در نفسِ نبوت
برو بنگر تو حکم لا نفرق
مگر از لا نفرق خود نبوت
بکثرت باشد ولی بے عیب
بہ خیلِ انبیاء معروف گشتہ
نماید ہمچو باران صد نشانے
بماند بست و سہ سال و موید
۲۳
درخشد صدق او چون آفتابے
بود بر منکرانِ خویش غالب
امین و پاکباز و نیز صادق
یقیناً او نبی موسوم گردد
نبی کامل آنا۔ امتی بود
علمائے گروہِ باغیان را
چرا خوانی تو ناقص مردِ کامل
منور کے شود خلق از جمالش
مشو بر جستجوئے نقص مائل
سو چرا کافی گوئی حضرت ناصری را
بگفتی ترکِ حق گمراہ گشتی
نداء مستقیم افتادگان را
بہ می خانہ نہ خواہی جام ساقی

محمد مصطفیٰ ختم الرسل بود
محمد بد نبی صاحب شریعت
محمد آفتاب چرخ دین است
محمد رحمۃ للعالمین است
محمد بود فخرِ نسلِ آدمؑ
محمد افضل از نوحؑ است و موسیٰؑ
محمد مجتبیٰ عالی صفات است
محمد مالک خلقِ عظیم است
برو کامل او میرزا بود
غلام احمد چو در احمد فنا شد
ہمی شد ازین باعث بہ احمد
اگر در مصطفیٰ نقصی نبودہ
شنو احمد جری اللہ نبی بود
ز نورِ مصطفیٰ شد مستفیدے
بود استاد او حضرت محمد
محمد مقتدا او مقتدی بود
بحق انبیا قبل از محمد
نبی مستقل ہر یک نبی شد
نہ بد ما قبل او از اتباعش
بغیر این نہ بد اندر نبوت
رسولے را کہ باشد با شریعت
مگر حضرت نبی اللہ احمد
نہ بود او صاحب شرح جدیدہ
نہ بد پیغمبرے قبل از محمد۔
محمد مصطفیٰ بد چون مطاعش
مطاع ما مطیع مصطفیٰ بود
محمد مصطفیٰ ختم الرسل بود
جمیع انبیا را مقتدا شد
تمامی الفتش گشتند حاصل
نباشد بعد او شارع پیمبر
بگو کز بعد او شارع نباشد
نیاید بعد او سابق رسولے
نگردد صاحب وحی یہودے
اگر باشد بود فردی ز امت

محمد افضل از ہر جنس کل بود
محمد صاحب مہر نبوت است
محمد حجۃ اللہ بر زمین است
محمد مظہر حق بر زمین است
محمد بود بہ از جملہ عالم
محمد اکمل از کرشن است و عیسیٰ
محمد بہتر از کل کائنات است
ز احمد تا احد یک فرق میم است
وجود میرزا احمد نما بود
دو ئی را دخل در ذاتش کجا شد
کہ بود او مظہر ذاتِ محمد
چو او در مظہرش نقصی فزودہ
غلام مصطفیٰ بد امتی بود
رسیدش فیض بود یا سپیدے
دگر استاد را نامی ندانند
محمد ہادی او مہتدی بود
شنو در اصطلاحِ خاصِ احمد
نبی بعد از محمد امتی شد
مگر ما بعد را او شد مطاعش
اگر فرقے سر سوفی الحقیقت
حقیقی مستقل گفتہ است حضرت
حقیقی مستقل ہرگز نباشد
حقیقی نیست اے آہو رمیدہ
ازین او مستقل ہرگز نباشد
مطاع ما نبی شد ز اتباعش
بدرگاہ خدا زان مجتبیٰ بود
باین معنی ز ما افضل بہ کل بود
مقامش در نبوت منتہا شد
شریعت بر وجودش گشت کامل
بود شرع محمد تا بہ آخر
مگو مطلق نبی ہرگز نیاید
نہ غیر متبع گردد قبولے
نہ ترساو مجوس بدہ ہنود ے
مصدق گشتہ از مہر نبوت

اگر مہرش کند تصدیق او را
ہمیشہ تابع قرآن باشد
نباشد بعد قرآن ہیچ وحیے
بدین مصطفیٰ جاری است دائم
مگو کین وحی حق مسدود گشتہ
اگر منکر شوی از وحی ملہم
ز بعد وید منکر شد ہنودے
ز بعد حضرت زردشت گبرے
چو یوسفؑ از جہاں بنمود رحلت
شدہ منکر ز وحی حق سراسر
ز بعد حضرت عیسیٰؑ نصارا
ہمی گویند تا روز قیامت
اگر باشد کسے دجال باشد
ہمیں بیماری اقوام پیشین
کہ بعد حضرتِ شارع محمد
اگر دعوی کند خرد زامت
مگر آخر چرا اے تیرہ فہمان
اگر مولا سمیع است و بصیر است
چرا از او صفات او وصف تکلم
اگر تغییر او صافش روا شد
خداوندے کہ او تغییر گردد
بیا بنگر تو ابراہیم بابل
بگفتش کردگارے با کرامت
خلیلش گفت مولاذو الجلال
بگفتش ہاں بود جاری نبوت
بود این وعدہ ام با مرد صالح
ازیں شد نسل ابراہیم اعظم
یکے زین نسل اسماعیل باشد
جناب یوسف مصری و موسیٰؑ
ازین ابنا یکے در مکہ آمد
با ابراہیم شد این وعدہ دائم
چو قائم بود تا عہد محمد
چرا این عہد را محدود کردی
آیا بشکستہ حق آن عہد و پیمان

نبی ظلی بگو تحقیق او را
بدستش حجت و برہان باشد
کہ باشد مشتمل بر امر و نہیے
یقیناً دان ہمیں دین است قائم
بگوید آنکہ او مردود گشتہ
چہ باشد فرقِ تو از غیر مسلم
ز بعد حضرتِ موسیٰ یہودے
بود منکر ز یزدانی مشربے
ز بعد رحلتش افراد امت
بگفتے نیست بعد او پیمبر
معطل ساخت قانون خدا را
نیاید ہیچ کس تاج نبوت
مگر صادق نبے ہرگز نیاید
چو طاعون گشت مستولی ز دین
نہ گردد کس نبی نے وحی آید
بود کافر گرفتار ضلالت
شود مسدود این قانون دان
بگو وائم کلیم است و خبیر است
روا داری معطل گشتہ یا گم
تغیر نیز لازم از خدا شد
خداوندیٔ عالم را نشاید
چو شد در ابتلائے خویش کامل
برائے خلق خود کردم امامت
کسے باشد دگر در نسل و آلم
بہ ابنائے تو تا یوم القیامت
نہ با فرزند نا ریکے و طالح
بہ اقوام جہاں ممتاز و اکرم
اگر اسحاق و اسرائیل باشد
جمیع انبیا تا لا رد عیسیٰ۔
کہ اسم پاک او باشد محمدؐ
خدا باید بود بر عہد قائم
چرا بعدش نبی ہرگز نباید
بہ عہد مصطفیٰ مسدود کردی
بعہد خویش شاید شد پشیمان

والا نہ چرا تا روز آخر
اگر گوئی کہ پیمان است باقی
بشارت دادہ قرآن مومنین را
ہر آن امت کزین محروم گشتہ
گر این امت ندید این عہد انعُم
باسلام ارتدے کس نے گزیدہ
بگو کس نسبت در اسلام ستم
اگر گفتی چنین گردی ذلیلے
خدا خود گفتہ صد جائے بقرآن
چو بعد خشک سالی آب بارد
خزان رخصت شود آید بہارے
ز بعد خشکی و ساعات عسرت
چرا ز آسمان عند الضرورت
اگر عند الضرورت آب بارد
خدا را غور کن برا این دلائل
خدا را فکر کن گر ہوش داری
دلیلے گرد ہم یک از ہزارے
مگر قرآن برائے بابکارے
سر اندر جیب خود کن مرد دانا
کسی کے واسطے حق کو نہ چھوڑو
الا ای باغی از امر خلافت
نہ تنہا منکر از محمود گشتی
نہ ما گفتیم احمد را نبیے
اگر خواہی تو از ایم اشتہادت
نبی اللہ احمد را نوشتہ
لسی گفتہ بہ تصدیق رسالت
حیات آنوقت حضرت میرزا بود
مگر بعد بغاوت آمدش ہوش
نوشتش بعدہ خواجہ بی اے
رسولش نیز گفتہ بعد تحقیق
جناب خواجہ این پیغام آندم
گر این پیغام بے اصل خطا بود
چرا خود خواجہ گفتش پیمبر
پس از ایشان جناب [illegible]

بدین مصطفےٰ نابید پیمبر
چرا نابید باین می خانہ ساقی
مگر محروم کردہ ظالمین را
گروہ ظالمین مولاش گفتہ
بود کل ملت اسلام ظالم
چرا زین عہد ایقائے ندیدہ
نگشتہ وارث این عہد طالح
بود این گفتنت خود بید لیلے
کہ مثل وحی باشد مثل باران
زمین آباد گردد سبزہ آرد
شود باغات گل پر برگ بارے
اگر باران بود دائم ضرورت
نباید بر زمین وحی النبوت
چرا عند الضرورت وحی نارد
مشو بر انقطاع وحی قائل
خلاف حق خرد شے بر نیاری
بود کافی برائے ہوشیارے
بود چون ننگ بر پشت حمارے
جواب کہتے ہو پہلے تھا ما نا
نبی اللہ سے اب مہتکرنہ ہو رڈو
چرا کردی تو انکار از نبوت
بنا احمد منحرف مردود گشتی
بگفتش اول آن ایم اے بی
بجز احمد در امر نبوت
رسول و مرسلش ہر جا بگفتہ
نمودہ پیش منہاج نبوت
ز خاموشی برین گفتن رضا بود
کہ باید کرد این گفتن فراموش
بپیغام نظام اورا نبیے
ز قرآن و بخاری کردہ تصدیق
نوشتہ از سوئے نور الدین اعظم
چرا با این چنین گفتن رضا بود
اگر باطل بد این گفتن سراسر
کہ ہر اہل آسید گشتہ تائب

نبی مرسلش صد بار گفتہ
مگر امروز خود ایم اے بی اے
کبھی گوید نبی وہ تام کا ہے
کبھی گوید کہ وہ ناقص نبی ہے
کبھی گوید کہ اس کے سبب تکفیر
نہ مانیں وہ اگر مرزا نہ مانیں
نمازوں میں وہ بیشک مقتدا ہوں
کبھی گوید کہ باید داد دختر
خداوندا چہ شد این باغیان را
چرا خواجہ چنین انکار دارد
بہ پیشاور علم ار بغاوت
جناب خان صاحب چون خموش است
نہ پوچھو ہم سے اس میں بھید کیا ہے
اگر ہم حق کہیں ہم سے خفا ہیں
اگر وہ سو کہیں کچھ بھی نہیں ہیں
خدا را سچ کہو یہ بات کیا ہے
چرا بگذاشتند آن قادیان را
نہ باشد گفتہ شاید آنحضرت
یہی مرکز رہیگا انجمن کا
یہاں کے انجمن کے ہیں فرائض
یہاں کی انجمن ہو سب کی ہادی
کہ حضرت عیسیٰ موعود آیا
ہے اسکا کام تبلیغ و اشاعت
یہی ہو منتظم نو مسلموں کی
یہاں کی انجمن کی جب ہے کثرت
ہماری انجمن لاشے نہیں ہے
اسی کا فیصلہ ہر جا ہے حاوی
یہی وہ انجمن تھی جس نے یکدم
یہی وہ انجمن تھی جسکی کثرت
یہی وہ انجمن تھی جسنے مانا
یہی وہ انجمن تھی جس نے قابض
وجود انجمن ہے مثل کابوس
یہ جن بھاگا تو آخر کس کے در سے
ز نفخ حضرت محمود احمد

ببین در بدر آن درہا کہ خلفتہ
کنند تکذیب آن کامل نبیے
نہیں وہ وہ نبی جو کام کا ہے
وہ باقی اولیا سا امتی ہے
مسلمان ہیں مگر مرزا کے کافر
مگر ہم کیوں انہیں مسلم نجانیں
جنازے ان کے مردوں کے ادا ہوں
بہ غیر احمدی گو ہست منکر
ز راہ عقل و دین افتادگان را
چرا بر فعل خود اصرار دارد
و بد چون کذب و بہتان را اشاعت
چرا بر عیب ایشان پردہ پوش است
کلیسا کے لئے سب کچھ روا ہے
کہ یہ ہم کو ستاتے برملا ہیں ...
اگر ہم اک کہیں چھپتے جبیں ہیں
ہمارے دوستوں کو کیا ہوا ہے
مقدس قادیان دار الامان را
کہ مرکز قادیان ہے بہر وحدت
یہی مرجع رہیگا مرد و زن کا
کہ چندہ ان ادر وصایا پر ہو قابض
کرائی ساری عالم میں منادی
خدا نے عید کا دن ہے دکھایا
کرے اسلام کی غیروں کو دعوت
خبر گیری کرے سب مومنوں کی
کرے جو فیصلہ ہوگا وہ حجت
وہ میرے بعد میری جانشیں ہے
کرے لیگا کشتی جو ہوگا عبادی
خلیفہ ما نور الدین اعظم
بنا بنمود بہر ما خلافت
خلیفہ حضرت محمود دانا
بنے بیٹھے تھے لاہوری دافض
مسلط ہو گیا تھا مثل بدوس
کہ جیسے بھاگتا تھا جن عمر سے
شدند اعدائے آن موعود احمد

نہ خود گشتند منکر از خلافت
گہے گویند نور الدین اعظم
گہے گویند اس کی سب خلافت
گہے گویند صادق اور امنافق
گہے گویند بد انصار دین را
بچشم شان بود محمود احمد
گہے گدی نشین پوپ گویند
گہے گویند خندہ قادیان کو
گہے گویند لنگر بند باید
پیام جنگ کز لاہور آید
شنوای مدعی دیدہ بے نور
نہ تنہا این دو چشمت کور گشتہ
اگر خواہی دلت بادیدہ بینا
کہ فضل کردگارت بیش بینی
بیا زود آبکن تجدید بیعت
نمی بینی کہ آن باغی فریقے
یکے بیزار گشتند از خلافت
یکے بگذاشتند آن قادیان را
ز صدر انجمن بیزار گشتند
نمی خواہند دیگر در اشاعت
جناب خواجہ در ارض اردوپا
نہ در انگلینڈ نے در ہند خواہد
برائے غیر احمدی گذارند
بغیر احمدی شیرین زبانند
خلافت غیر حرفے بر نیارند
قریب غیر از ما دور گشتند
بہ ہجو قادیان خورسند باشند
الٰہی فہم دہ این مردمان را
دلے بر حال ایشان خون گشتہ
کنند این مردمان ترک بغاوت
دل شان مائل محمود گردد

کنند آمادہ مردم بر بغاوت
خلیفہ ماں کر گمراہ ہوئے ہیم
بنا باطل پہ تھی پر از ضلالت
بہ ہیچ امرے نہ کردہ حکم ناحق
گہے آل امام آخرین را
رئیس ضالین گمراہ و مرتد
گہے مذموم داین نوح نامند
ہمارے دوستو ہر گز نہ بھیجو
ہجوم خلق در جلسہ نشاید
ز بہتان ہوش جام ے باید
ازین راہے نخواہی گشت منصور
دلت چون دیدہ ات بے نور گشتہ
بہ زیر سایہ فضل عمر آ
عنایاتش تو بیش از بیش بینی
مشو آمادہ دیگر بر بغاوت
کنند ایجاد از خود نو طریقے
دگر انکار کردند از نبوت
دگر خواہند قرب ناکسان را
بہ لاہور انجمن آغاز کردند
کہ گردد ذکر گاہی احمدیت
نمی خواہد کنند ذکر مسیحا
کہ گلہ ہے ذکر احمد بر لب آرد
ز اخوان رو بہ سوئے غیر آرند
ولے بر حال ما نامہربانند
مگر در ہجو ما طوفان بر آرند
بہ مال و جاہ خود مغرور گشتند
شود برباد سکے ۔ در انتظارند
ز راہ مستقیم افتادگان را
تو میدانی کہ حالم چون گشتہ
شود مرغوب ایشان را خلافت
مطیع مصلح موعود گردد

متیر باز گر این حال گردد
دل محزون من خوش حال گردد

اعلیٰ حضرت نظام دکن کی انصاف پسندی

انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن کے دو اہم مذہبی معاملات مدت سے نظام گورنمنٹ میں زیر غور تھے (۱) تعمیر مسجد احمدیہ (دوم) جلسہائے انجمن میں مزاحمت پولیس۔ اب ان ہر دو امور کی نسبت عدل گستر رعایا پرور اعلیٰ حضرت شاہ دکن کی بارگاہ خسروی سے بنام انجمن احمدیہ ۲۷ جولائی ۱۹۱۵ء کو ایک فرمان افراد انجمن کی دلجوئی کی خاطر بکمالِ مراحم خسروانہ شرف صدور لایا ہے جس کا مفہوم یہ ہے۔

(۱) جدید تعمیر مسجد کے لئے اگر انجمن احمدیہ درخواست پیش کرنا چاہے۔ تو پیش کر سکتی ہے۔ اس کے متعلق لحاظِ مناسب کیا جائے گا

(۲) انعقاد جلسہائے انجمن کے لئے ارکان انجمن سے محکمہ پولیس کو مچلکہ لینے کی ضرورت نہیں۔

الحمد للہ یہ فضلِ عمر کے عہد مبارک کے ہی برکات ہیں جو اس ہمایون دورِ عثمانی یعنی اعلیٰ حضرت حضور نظام میر عثمان علی خان بہادر جیسے عدل گستر فرمانروائے دکن کے زمانہ حکمرانی میں نمایاں نظر آتے ہیں۔

اولاً چند یوم پہلے ہی حیدرآباد کی وسیع مملکت اور اس دار السلطنت کے تمام طبقۂ وزرا و امرا و حکام عالیمقام و جملہ خاص و عام میں احمدی تبلیغ کا غلغلہ اس طرح بلند ہو کر مقبول خاص و عام ہونا کہ جس کی نظیر اس ۲۷ سالہ درازِ مدتِ قیام انجمن حیدرآباد میں کبھی نہیں ملتی۔

دوم یہ ۱۷ ماہ کا مرجوعہ مقدمہ ایسی عمدگی کے ساتھ انصاف کے ہاتوں طے پاجانا۔

لہٰذا انجمن احمدیہ حیدرآباد اپنے آقائے نامدار حضرت الوالعزم فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کی ترقی مدارج عالیہ اور اعلیٰ حضرت حضور نظام خسرو دکن خلد اللہ ملکہ کی ترقی عمر و حکومت و تقوی و مزید اسلامی خدمات کے لئے بکمال ارادت و عقیدت بارگاہ خداوندی میں دست بدعا ہے۔ اور پھر اپنے مربی و واجب التعظیم پریسیڈنٹ انجمن حضرت مولینا میر محمد سعید صاحب نامی احمدی کے اس ۱۷ ماہ کی لگاتار انتھک کوشش و دعا کی بھی تہ دل سے انجمن شکر گذار ہے۔ اور اسی طرح مشیر قانونی عالیجناب مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل ہائیکورٹ و ممبر میونسپل کونسل حیدرآباد اور عالیجناب حافظ محمد اسحاق صاحب احمدی بھی قابل ذکر ہیں کہ جن کی وقتاً فوقتاً قانونی امداد اور موقع بموقع نیک ہدایات وغیرہ اس مقدمہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتی رہی ہیں سعیہم مشکور باد۔

بالآخر بارگاہِ خلافت میں بکمال ادب التماس ہے کہ افراد انجمن کی ترقی و صلاح و تقوی و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کے مبارک ارشاد خداوندی پر کاربند رہنے کے لئے دعا فرمائی جاوے۔ فقط۔

خاکسار سید بشارت احمد سکرٹری انجمن
احمدیہ حیدرآباد

قادیان سے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

اخبار وکیل ۲۸ جولائی ۱۹۱۵ء کی اشاعت میں "تراجم قرآن" کے عنوان سے جو آرٹیکل پادری زویمر کے رسالہ مسلم ورلڈ کے اقتباس کی بنا پر شائع ہوا ہے۔ اسمیں قادیان سے شائع ہونے والے قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کے متعلق جن معلومات کا اضافہ کیا گیا ہے ان میں ایک خطرناک غلطی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ اس لئے خاص و عام کو اس غلط فہمی سے بچانے کے لئے مجھے اصل حالات سے اطلاع دینا ضروری ہے۔ ایڈیٹر صاحب وکیل نے لکھا ہے کہ

"ان سب سے زیادہ مکمل وہ انگریزی ترجمہ ہے جو مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے قادیان میں رہ کر کیا اور اب ایڈیسن پریس مدراس میں زیر طبع ہے"

پادری زویمر نے اپنے رسالہ میں قادیان سے شائع ہونے والے انگریزی ترجمہ کا ذکر کرتے ہوئے صاف لکھا ہے کہ انجمن ترقی اسلام قادیان اسے شائع کر رہی ہے پھر نہیں معلوم اس اشاعت پانیوالے ترجمہ کو مولوی محمد علی صاحب سے کیوں منسوب کیا گیا!

یہ سچ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے بہ حیثیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ایک تنخواہ دار ملازم کے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ لکھنا شروع کیا اور جب وہ ترجمہ مکمل ہو کر انجمن میں پیش ہوتا تو انجمن اس کی اصلاح وغیرہ کے مراتب کو طے کرنے کے بعد جس طرح یہ چاہتی شائع کرتی۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب جب قادیان سے بظاہر رخصت لیکر اور انجمن کی قیمتی کتابوں کا ایک کافی ذخیرہ بطور امانت لیکر چلے گئے اور انہوں نے ترجمہ مذکور اور کتابوں کے متعلق ایسے خیالات کا اظہار کیا جس سے صدر انجمن احمدیہ کو اپنی اس پراپرٹی کے متعلق مناسب نوٹس لینا پڑا۔ اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ وغیرہ نے بذریعہ اخبارات ظاہر کیا کہ وہ ایک نامکمل چیز ہے۔ تو انجمن ترقی اسلام قادیان نے جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی نے قائم کی، قرآن مجید کے انگریزی اور اردو ترجمہ کا انتظام کیا یہی وہ ترجمہ ہے جس کا ذکر پادری زویمر نے اپنے رسالہ میں کیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ کا حق قادیان اپنے حقوق محفوظ رکھتی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے صدر انجمن سے ابھی تک کوئی سمجھوتہ یا فیصلہ اس ترجمہ کے متعلق نہیں کیا اور جب تک تصفیہ نہ ہو اس کے متعلق کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ انجمن ترقی اسلام نے یہ ترجمہ علماء کی ایک ، ، کمیٹی کی زیر نگرانی شروع کیا ہے جس کی پسندگی پر الحمد للہ مختلف اطراف ملک سے خطوط آرہے ہیں۔

پہلا پارہ اس کا مدراس کے ایڈیسن پریس میں طبع ہو کر جلد شائع ہوگا۔ اس کا نمونہ ہم نے شائع کر دیا ہے۔ ناظرین اس کے متعلق کچھ معلوم کرنا چاہیں تو راقم الحروف سے خط و کتابت کریں +

شیر علی بی اے سکرٹری انجمن ترقی اسلام۔
اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ قادیان۔

دعوت الی الخیر

جزیرہ مارشیس میں تبلیغ احمدیت

جناب صوفی غلام محمد صاحب کے تازہ خط آمدہ یکم اگست سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے وہاں تبلیغ کا کام بڑے زور شور سے شروع کیا ہوا ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے نتیجہ خیز ثابت ہو رہا ہے صوفی صاحب دو دفعہ ایک مقام بنام موکا میں گئے اور دو شخصوں کو نماز پڑھنی سکھا آئے۔ اور اس کے علاوہ انہیں سورہ کہف کا پہلا رکوع اچھی طرح سمجھا دیا۔ اور ثابت کر دکھایا کہ دجال کے کانا ہونے کے کیا معنی ہیں یعنی وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کو ناقص طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور کامل صفات کا خدا نہیں مانتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان ربکم لیس باعور۔ تمہارا رب ہر قسم کے عیوب اور نقائص سے پاک ہے اور یہ جو بتایا ہے۔ کہ دجال کا کفر ان پڑھ آدمی بھی سمجھ جائینگے۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ ان کا ایک انسان کو خدا بنانے کا غلط عقیدہ ہر ایک کی سمجھ میں آجائیگا اور ہر ایک کہہ اٹھیگا۔ کہ کوئی انسان کبھی خدا نہیں بن سکتا۔

اس مقام پر سلسلہ احمدیہ کی بھی تبلیغ کی گئی۔ اور ایک احمدیت سے حسن عقیدت رکھنے والے کو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا گیا جسے اس نے بسر و چشم مان لیا۔ اور اب وہ ان کی اقتدا میں نماز نہیں پڑھتا۔

روز ہیل میں سلسلہ حقہ کا ذکر پہنچایا گیا ہے۔ وہاں دس آدمیوں کے قریب احمدی ہونے کو تیار ہو چکے ہیں۔ غیر احمدی قرآن شریف سے وفات مسیح پر گفتگو کرنے کا ہرگز نام نہیں لیتے۔ اور بخاری سے رفع الی السماء نہیں دکھا سکتے یہی وجہ ہے۔ کہ بہت سے صاحب وجاہت اور ثروت وفات مسیح کے مسئلہ کو ماننے کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کو حق سمجھنے لگے ہیں لیکن فی الحال لوگوں کی مخالفت کے خوف سے اعلان کرنے کا حوصلہ نہیں پاتے۔ ایسے آدمیوں میں سے کئی ایک نے تو غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنی بھی ترک کر دی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ ایسے آدمی پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ جو احمدیت کی طرف غلط اور بیہودہ باتوں کے منسوب کرنے والوں کو خوب جواب دیکر لاجواب کرتے ہیں۔ اکثر لوگ تو اس طرح احمدیت کے قریب آرہے ہیں کہ غیر احمدی انہیں سلسلہ احمدیہ کے متعلق غلط باتیں سناتے ہیں اور جب ان کی سنکر صوفی صاحب کے پاس آکر تحقیق کرتے اور کچھ کا کچھ پاتے ہیں۔ تو ان کے مخالف ہو جاتے ہیں بعض کم علم لوگ اس بات پر زور دیتے تھے۔ کہ تفاسیر میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اس کو کیوں نہ مانا جائے۔ گو انہیں بڑی عمدگی سے سمجھا دیا گیا تھا۔ کہ جو بات قرآن شریف کے خلاف تفاسیر میں درج ہے۔ وہ ہرگز ماننے کے قابل نہیں ہے۔ لیکن مفسرون کی عقیدت ابھی تک اس بات کے سمجھنے کے لئے روک کا موجب ہو رہی تھی اب خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس روک کو بھی دور کر دیا چنانچہ وہاں ایک تفسیر قادری میں سے بھی جو تفسیر حسینی کا اردو ترجمہ ہے فلما توفیتنی کے یہی معنی لکھے ہوئے نکل آئے ہیں۔ کہ جب تو نے پھیر لیا مجھکو یعنی آسمان پر اٹھا لیا۔ یا مار ڈالا تونے اس حوالہ کو دیکھکر بہت سے لوگ مولویوں کے گرد ہو رہے ہیں۔ کہ تفسیر میں بھی حضرت مسیح کے متعلق مار ڈالا لکھا ہوا ہے۔ اسی تفسیر میں سے توفی کے معنی موت یا وفات۔ یا قبض روح کے دکھائے گئے۔ اس سے بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ان لوگوں کو جو مولویوں کی ہر جائز ناجائز بات کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ نیز اور طرح سے بھی خدا تعالیٰ نے احمدیت کی تائید فرمائی ہے صوفی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہاں ایک کتاب پڑھی جاتی ہے جس کا نام مصباح المجالس ہے۔ اس میں بارہ مجلسیں ہیں۔ اور ہر ماہ میں ایک مجلس پڑھی جاتی ہے۔ اس کی بارھویں مجلس میں حضرت رسول اکرم کی وفات مبارک کا ذکر نظم میں درج ہے۔ حضرت عمرؓ کا تلوار لیکر کھڑا ہونا۔ اور حضرت ابوبکرؓ کا ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کا پڑھکر انہیں سمجھانا مفصل طور پر لکھا ہے۔ اور یہ بھی درج ہے۔ کہ جتنے نبی اور رسول دنیا میں آئے ہیں یقیناً سب فوت ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اس کتاب کے صفحہ ۳۵۳ کا ایک شعر یہ ہے۔

ہوئے جو انبیاء اور مرسلین سب
ہوئے ہیں فوت دنیا سے یقین سب

وہاں جس قدر احمدی احباب ہیں۔ وہ نمازیں الگ پڑھتے ہیں اور جمعہ بھی الگ پڑھا جاتا ہے۔ جناب صوفی صاحب کوشش کر رہے ہیں کہ مارشیس کے تمام احمدی بھائی ایک جگہ اکٹھے ہو کر عید کی نماز پڑھیں۔

ہمیں مارشیس کے ان احباب کی فہرست جن میں سے بعض نے اب بیعت خلافت کی ہے اور بعض نئے احمدی ہوئے ہیں۔ ذیل میں ان کی فہرست بھی درج کی جاتی ہے۔ ۲ موصول ہو گئی ہے۔ جو

فہرست نومبائعین

ڈاکٹر لال محمد صاحب مارشیس
مسٹر اسمٰعیل صاحب "
" عبدالمجید صاحب "
" سلطان گوس صاحب "
" محمد عظیم سلطان گوس "
" آدم اکبر علی۔ "
" سبحان محمد رجب علی صاحب "
" یوسف رجب علی صاحب "
" سلیمان اکبر سلامت "
" احمد سردار علی "
" محمود سردار علی "
" عبداللطیف جانگر "
" عبدالعزیز جانگر "
" امیر حسن صاحب "
" مولا بخش بہولوں "

مسٹر زین العابدین بہولوں
" عبدالرحمٰن نادر خان
مسٹر نوریا سکرٹری جماعت احمدیہ مارشیس
ہاشم خان — قادیان
ہمشیرہ یوسف علی۔ وڈالا ضلع گورداسپور
چوہدری بشیر احمد۔ پسرور ضلع سیالکوٹ
" محمد حسین "
" ثناء اللہ "
" محمد خورشید "
سید عبدالوحید "
چوہدری عنایت اللہ "
" فضل الٰہی "
" غلام محمد "
" ظہور الدین، ہیڈ ماسٹر گکھڑ
اہلیہ منشی احمد اللہ۔ نوشہرہ چھاؤنی

ہوگیا ہے۔ کہ حضرت علیہ السلام مر گئے ہیں